بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1085

آیت نمبر (77 تا 82)

ب	ر	ح

(س) بَرِحَا کسی چیز کو چھوڑ دینا۔ کسی جگہ سے ہٹ جانا۔ زیر مطالعہ آیت۔80۔

ترجمہ

قَالُوْٓا	اِنْ	يَّسْرِقْ	فَقَدْ سَرَقَ	اَخٌ	لَّهٗ	مِنْ قَبْلُ ۚ
ان لوگوں نے کہا	اگر	اس نے چوری کی ہے	تو چوری کر چکا ہے	ایک بھائی	اس کا	اس سے پہلے

فَاَسَرَّهَا	يُوْسُفُ	فِيْ نَفْسِهٖ	وَلَمْ يُبْدِهَا	لَهُمْ ۚ
تو چھپایا اس (بات) کو	یوسفؑ نے	اپنے جی میں	اور ظاہر نہیں کیا اس (بات) کو	ان کے لئے

قَالَ	اَنْتُمْ	شَرٌّ	مَّكَانًا ۚ	وَاللّٰهُ	اَعْلَمُ	بِمَا
انہوں نے (اپنے جی میں) کہا	تم لوگ	سب سے گھٹیا ہو	بلحاظ درجہ کے	اور اللہ	خوب جاننے والا ہے	اس کو جو

تَصِفُوْنَ ۝	قَالُوْا	يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ	اِنَّ لَهٗٓ	اَبًا	شَيْخًا كَبِيْرًا
تم لوگ بتاتے ہو	ان لوگوں نے کہا	اے عزیز	اس کے	والد	بہت بوڑھے ہیں

فَخُذْ	اَحَدَنَا	مَكَانَهٗ ۚ	اِنَّا	نَرٰىكَ	مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝
پس آپؑ پکڑیں	ہمارے ایک کو	اس کی جگہ	بیشک	ہم دیکھتے ہیں آپؑ کو	احسان کرنے والوں میں سے

قَالَ	مَعَاذَ اللّٰهِ	اَنْ	نَّاْخُذَ	اِلَّا	مَنْ	وَّجَدْنَا	مَتَاعَنَا	عِنْدَهٗٓ ۙ
انہوں نے کہا	اللہ کی پناہ	کہ	ہم پکڑیں	مگر	اس کو	ہم نے پایا	اپنا سامان	جس کے پاس

اِنَّآ	اِذًا	لَّظٰلِمُوْنَ ۝ ع	فَلَمَّا	اسْتَيْــَٔسُوْا	مِنْهُ	خَلَصُوْا
بیشک ہم	پھر تو	ضرور ظلم کرنے والے ہیں	پھر جب	وہ مایوس ہوئے	ان سے	تو وہ لوگ الگ ہوئے

نَجِيًّا ۭ	قَالَ	كَبِيْرُهُمْ	اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا	اَنَّ	اَبَاكُمْ	قَدْ اَخَذَ
سرگوشی کرتے ہوئے	کہا	ان کے بڑے نے	کیا تم لوگوں نے نہیں جانا	کہ	تمہارے والد نے	لیا ہے

عَلَيْكُمْ	مَّوْثِقًا	مِّنَ اللّٰهِ	وَمِنْ قَبْلُ	مَا	فَرَّطْتُّمْ	فِيْ يُوْسُفَ ۚ
تم لوگوں سے	ایک پختہ وعدہ	اللہ سے (یعنی اللہ کی قسم کھلا کر)	اور اس سے پہلے	جو	تم نے کوتاہی کی	یوسفؑ (کے معاملہ) میں

1085

فَلَنْ اَبْرَحَ	الْاَرْضَ	حَتّٰى	يَاْذَنَ	لِيْٓ	اَبِيْٓ	اَوْ	يَحْكُمَ
پس میں ہرگز نہیں ہٹوں گا	اس سرزمین سے	یہاں تک کہ	اجازت دیں	مجھ کو	میرے والد	یا	حکم دے

اللّٰهُ	لِيْ ج	وَهُوَ	خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿٨٠﴾	اِرْجِعُوْٓا	اِلٰٓى اَبِيْكُمْ
اللہ	مجھ کو	اور وہ	حکم دینے والوں کا بہترین ہے	تم لوگ لوٹو	اپنے والد کی طرف

فَقُوْلُوْا	يٰٓاَبَانَآ	اِنَّ	ابْنَكَ	سَرَقَ ج	وَمَا شَهِدْنَآ	اِلَّا	بِمَا
پھر کہو	اے ہمارے والد	بیشک	آپ کے بیٹے نے	چوری کی	اور ہم نے گواہی نہیں دی	مگر	اس کی جو

عَلِمْنَا	وَمَا كُنَّا	لِلْغَيْبِ	حٰفِظِيْنَ ﴿٨١﴾	وَسْــَٔلِ	الْقَرْيَةَ الَّتِيْ	كُنَّا
ہم نے جانا	اور ہم نہیں تھے	غیب کی	حفاظت کرنے والے	اور آپ پوچھ لیں	اس بستی والوں سے	ہم تھے

فِيْهَا	وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ	اَقْبَلْنَا	فِيْهَا ط	وَاِنَّا	لَصٰدِقُوْنَ ﴿٨٢﴾
جس میں	اور اس قافلہ سے	ہم آگے بڑھے (یعنی آئے)	جس میں	اور بیشک ہم	یقیناً سچ کہنے والے ہیں۔

آیت نمبر (83تا87)

ف ت ء

(ف-س) فَتْئًا — کسی کام کو کرتے رہنا۔ زیر مطالعہ آیت۔85

ش ک و

(ن) شَكْوًا — کسی چیز کو ظاہر کرنا۔ بیان کرنا۔ زیر مطالعہ آیت۔86

مِشْكٰوةٌ — ظاہر کرنے کا آلہ۔ چراغ رکھنے کا طاق۔ ﴿مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ﴾ (24/النور:35) ''اس کے نور کی مثال ایک طاق جیسی ہے جس میں ایک چراغ ہے۔''

(افتعال) اِشْتِكَاءٌ — اہتمام سے بیان کرنا۔ فریاد کرنا۔ ﴿وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ﴾ (58/المجادلہ:1) ''اور وہ فریاد کرتی ہے اللہ سے۔''

ترکیب

(آیت۔84) يٰٓاَسَفٰى میں اَسَفُ پر یائے متکلم لگی ہوئی ہے۔ منادیٰ پر جب یائے متکلم لگاتے ہیں تو عموماً اسے الف مقصوریٰ کی طرح لکھتے ہیں جیسے يٰوَيْلَتٰى۔ يٰحَسْرَتٰى وغیرہ۔

ترجمہ:

قَالَ	بَلْ	سَوَّلَتْ	لَكُمْ	اَنْفُسُكُمْ	اَمْرًا ط
(یعقوبؑ نے) کہا	بلکہ	خوشنما بنا کر پیش کیا	تمہارے لئے	تمہاری نفسوں نے	ایک کام کو

فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ط	عَسَى اللّٰهُ اَنْ	يَّاْتِيَنِيْ	بِهِمْ	جَمِيْعًا ط	اِنَّهٗ
تو (اب) خوبصورت صبر کرنا ہے	امید ہے کہ اللہ	لے آئے گا میرے پاس	ان کو	سب کو	بیشک وہ

هُوَ الْعَلِيْمُ	الْحَكِيْمُ ﴿٨٣﴾	وَتَوَلّٰى	عَنْهُمْ	وَقَالَ	1085 يٰۤاَسَفٰى
ہی جاننے والا ہے	حکمت والا ہے	اور انہوں نے منہ پھیرا	ان سے	اور کہا	ہائے افسوس

عَلٰى يُوْسُفَ	وَابْيَضَّتْ	عَيْنٰهُ	مِنَ الْحُزْنِ	فَهُوَ كَظِيْمٌ ﴿٨٤﴾
یوسفؑ (کی جدائی) پر	اور سفید ہوگئیں	ان کی دونوں آنکھیں	غم سے	اور وہ گھٹ گھٹ کر رہتے تھے

قَالُوْا	تَاللّٰهِ	تَفْتَؤُا	تَذْكُرُ يُوْسُفَ	حَتّٰى	تَكُوْنَ
ان لوگوں نے کہا	اللہ کی قسم	آپ کرتے رہیں گے	یوسفؑ کا تذکرہ	یہاں تک کہ	آپ ہوجائیں

حَرَضًا	اَوْ	تَكُوْنَ	مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ﴿٨٥﴾	قَالَ	اِنَّمَآ
لاغر	یا	آپ ہوجائیں	ہلاک ہونے والوں میں سے	(یعقوبؑ نے) کہا	کچھ نہیں سوائے اس کے کہ

اَشْكُوْا	بَثِّيْ	وَحُزْنِيْۤ	اِلَى اللّٰهِ	وَاَعْلَمُ	مِنَ اللّٰهِ	مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٦﴾
میں کھولتا ہوں	اپنا رنج	اور اپنا غم	اللہ کے سامنے	اور میں جانتا ہوں	اللہ (کی طرف) سے	اس کو جو	تم لوگ نہیں جانتے

يٰبَنِيَّ	اذْهَبُوْا	فَتَحَسَّسُوْا	مِنْ يُّوْسُفَ	وَاَخِيْهِ	وَلَا تَايْــَٔسُوْا
اے میرے بیٹو	تم لوگ جاؤ	پھر سراغ لگاؤ	یوسفؑ کا	اور ان کے بھائی کا	اور مایوس مت ہو

مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ	اِنَّهٗ	لَا يَايْــَٔسُ	مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ
اللہ کی رحمت سے	حقیقت یہ ہے کہ	مایوس نہیں ہوتے	اللہ کی رحمت سے

اِلَّا	الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٧﴾
مگر	کفر کرنے والے لوگ

نوٹ۔1

آیت۔۸۶ میں یعقوبؑ نے کہا کہ اللہ کی طرف سے جو میں جانتا ہوں وہ تم لوگ نہیں جانتے۔ یہ دراصل اشارہ ہے کہ اللہ نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ وہ یوسفؑ کو ان سے ملا دے گا۔ وہ یہ بھی جانتے تھے کہ اللہ کے وعدہ کے ظہور کے لئے کوشش ضروری ہے۔ اس لئے اپنے بیٹوں کو ہدایت کی کہ تم لوگ جاؤ اور یوسفؑ کو تلاش کرو۔

آیت نمبر (88 تا 93)

ز ج و

(ن)	زَجْوًا	کسی کو ہانکنا۔ چلانا۔
(افعال)	اِزْجَاءً	یہ ثلاثی مجرد کا ہم معنی ہے۔ ہانکنا۔ چلانا۔ ﴿اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا﴾ (24/النور:23) ''کیا تو نے دیکھا نہیں کہ اللہ ہانکتا ہے بادل کو۔''
	مُزْجَاةٌ	اسم المفعول ہے۔ ہانکی ہوئی چیز۔ حقیر و ذلیل چیز۔ زیر مطالعہ آیت۔88۔

1085

ث ر ب

(ض) ثَرَبًا کسی کے کام کو برا سمجھنا۔

(تفعیل) تَثْرِيْبًا کسی کو اس کے کام پر سرزنش کرنا۔عتاب کرنا۔زیر مطالعہ آیت۔۹۲۔

ترجمہ

فَلَمَّا	دَخَلُوْا	عَلَيْهِ	قَالُوْا	يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ	مَسَّنَا
پھر جب	وہ لوگ داخل (حاضر) ہوئے	ان پر	توانہوں نے کہا	اے عزیز	چھوا ہم کو

وَ اَهْلَنَا	الضُّرُّ	وَ جِئْنَا	بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ	فَاَوْفِ	لَنَا
اور ہمارے گھر والوں کو	سختی نے	اور آئے ہم	ایک حقیری پونجی کے ساتھ	پس آپؑ پورا کریں	ہمارے لئے

الْكَيْلَ	وَ تَصَدَّقْ	عَلَيْنَا ؕ	اِنَّ	اللّٰهَ	يَجْزِي
پیمانہ بھرنے کو	اور آپؑ حق سے زیادہ نچھاور کریں	ہم پر	بیشک	اللہ	جزا دیتا ہے

الْمُتَصَدِّقِيْنَ	قَالَ	هَلْ	عَلِمْتُمْ	مَّا	فَعَلْتُمْ	بِيُوْسُفَ
حق سے زیادہ دینے والوں کو	(یوسفؑ نے) کہا	کیا	تم لوگوں نے جانا	اس کو جو	تم لوگوں نے کیا	یوسف کے ساتھ

وَ اَخِيْهِ	اِذْ	اَنْتُمْ	جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾	قَالُوْٓا	ءَ	اِنَّكَ
اور اس کے بھائی کے ساتھ	جب	تم لوگ	نادان تھے	ان لوگوں نے کہا	کیا	بیشک

لَاَنْتَ يُوْسُفُ ؕ	قَالَ	اَنَا	يُوْسُفُ	وَ هٰذَآ	اَخِيْ	قَدْ مَنَّ	اللّٰهُ
تو ہی یوسف ہے	انہوں نے کہا	میں	یوسف ہوں	اور یہ	میرا بھائی ہے	احسان کیا ہے	اللہ نے

عَلَيْنَا ؕ	اِنَّهٗ	مَنْ	يَّتَّقِ	وَ يَصْبِرْ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	لَا يُضِيْعُ
ہم پر	حقیقت یہ ہے کہ	جو	تقویٰ کرتا ہے	اور صبر کرتا ہے	تو بیشک	اللہ	ضائع نہیں کرتا

اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۰﴾	قَالُوْا	تَاللّٰهِ	لَقَدْ اٰثَرَكَ	اللّٰهُ	عَلَيْنَا
خوب کاروں کے اجر کو	ان لوگوں نے کہا	اللہ کی قسم	یقیناً ترجیح دی ہے آپ کو	اللہ نے	ہم پر

وَ اِنْ	كُنَّا	لَخٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۱﴾	قَالَ	لَا تَثْرِيْبَ	عَلَيْكُمُ
اور بیشک	ہم تھے	یقیناً غلطی کرنے والے	انہوں نے کہا	کوئی بھی الزام نہیں ہے	تم لوگوں پر

اَلْيَوْمَ ؕ	يَغْفِرُ	اللّٰهُ	لَكُمْ	وَ هُوَ	اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۹۲﴾
آج	مغفرت کرے گا	اللہ	تم لوگوں کی	اور وہ	رحم کرنے والوں کا سب سے زیادہ رحم کرنے والا

اِذْهَبُوْا	بِقَمِيْصِيْ هٰذَا	فَاَلْقُوْهُ	عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ	يَاْتِ
تم لوگ جاؤ	میرے اس کُرتہ کے ساتھ	پھر ڈالو اس کو	میرے والد کے چہرے پر	تو وہ آئیں گے

بَصِيْرًا ۚ	وَاْتُوْنِيْ	بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٩٣﴾ 1085
دیکھنے والا ہوتے ہوئے	اور تم لوگ آؤ میرے پاس	اپنے تمام گھر والوں کے ساتھ

نوٹ۔1

قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا سے معلوم ہوا کہ جب انسان کسی تکلیف و مصیبت میں گرفتار ہو اور پھر اللہ تعالیٰ اسے نجات عطا فرما کر اپنی نعمت سے نوازیں تو اب اس کو گذشتہ مصائب کا ذکر کرنے کے بجائے اللہ تعالیٰ کے اس انعام و احسان کا ذکر کرنا چاہئے جو اب حاصل ہوا ہے۔ مصیبت سے نجات اور انعام الٰہی کے حصول کے بعد بھی پچھلی تکلیف و مصیبت کو روتے رہنا ناشکری ہے اور ایسے ناشکرے کو قرآن مجید میں کَنُوْدٌ کہا گیا ہے۔ (۱۱۰/ ۶) یعنی ایسا شخص جو احسانات کو یاد نہ رکھے، صرف تکلیفوں اور مصیبتوں کو ہی یاد رکھے۔ (معاف القرآن)

آیت نمبر (94 تا 98)

ف ن د

(س)	فَنَدًا	ضعیف العقل ہونا۔ بہکی بہکی باتیں کرنا۔
(تفعیل)	تَفْنِيْدًا	کسی کو بہکا ہوا قرار دینا یا سمجھنا۔ زیر مطالعہ آیت۔ 94۔

ترجمہ:

وَلَمَّا	فَصَلَتِ	الْعِيْرُ	قَالَ	اَبُوْهُمْ	اِنِّيْ	لَاَجِدُ	رِيْحَ يُوْسُفَ
اور جب	روانہ ہوا،	قافلہ	کہا	ان لوگوں کے والد نے	کہ میں	پاتا ہوں	یوسفؑ کی مہک کو

لَوْلَآ	اَنْ	تُفَنِّدُوْنِ ﴿٩٤﴾	قَالُوْا	تَاللّٰهِ	اِنَّكَ	لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿٩٥﴾
اگر نہ ہو	کہ	تم لوگ بہکا ہوا سمجھو مجھ کو	ان لوگوں نے کہا	اللہ کی قسم	بیشک آپ	اپنی پرانی گمراہی میں ہی ہیں

فَلَمَّآ اَنْ	جَآءَ	الْبَشِيْرُ	اَلْقٰىهُ	عَلٰى وَجْهِهٖ	فَارْتَدَّ
پھر جیسے ہی	آیا	بشارت دینے والا	تو اس نے ڈالا اس کو	ان کے چہرے پر	تو وہ لوٹے

بَصِيْرًا ۚ	قَالَ	اَ	لَمْ اَقُلْ	لَّكُمْ ۚ	اِنِّيْٓ	اَعْلَمُ
دیکھنے والے ہوتے ہوئے	انہوں نے کہا	کیا	میں نے نہیں کہا تھا	تم لوگوں سے	کہ میں	جانتا ہوں

مِنَ اللّٰهِ	مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٩٦﴾	قَالُوْا	يٰٓاَبَانَا	اسْتَغْفِرْ
اللہ (کی طرف) سے	اس کو جو	تم لوگ نہیں جانتے	ان لوگوں نے کہا	اے ہمارے والد	آپؑ مغفرت مانگیں

لَنَا	ذُنُوْبَنَآ	اِنَّا كُنَّا	خٰطِـِٕيْنَ ﴿٩٧﴾	قَالَ	سَوْفَ	اَسْتَغْفِرُ
ہمارے لئے	ہمارے گناہوں کی	بیشک ہم تھے	غلطی کرنے والے	انہوں نے کہا	عنقریب	میں مغفرت مانگوں گا

لَكُمْ	رَبِّيْ ۭ	اِنَّهٗ	هُوَ الْغَفُوْرُ	الرَّحِيْمُ ﴿٩٨﴾
تم لوگوں کے لئے	اپنے رب سے	بیشک وہ	ہی بخشنے والا ہے	رحم کرنے والا ہے

1085

آیت نمبر (99 تا 101)

ترکیب

(آیت۔99) مِصۡرَ غیر منصرف آیا ہے اس لئے اسے مراد ملکِ مصر ہے۔ دیکھیں آیت نمبر 2/61 مادہ ''م ص ر'' (آیت۔۱۰۰) مِنۡ قَبۡلُ کے آگے رءیتُھَا محذوف ہے۔ (آیت۔۱۰۱) فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ میں فَاطِرَ کی نصب منادیٰ مضاف ہونے کی وجہ سے ہے یعنی اس سے پہلے حرف ندا ''یا'' محذوف ہے۔

ترجمہ:

فَلَمَّا	دَخَلُوۡا	عَلٰی یُوۡسُفَ	اٰوٰۤی	اِلَیۡهِ	اَبَوَیۡهِ
پھر جب	وہ لوگ داخل (حاضر) ہوئے	یوسفؑ پر	تو انہوں نے جگہ دی	اپنے پاس	اپنے والدین کو

وَقَالَ	ادۡخُلُوۡا	مِصۡرَ	اِنۡ	شَآءَ	اللّٰهُ	اٰمِنِیۡنَ ﴿۹۹﴾
اور انہوں نے کہا	آپ لوگ داخل ہوں	ملک مصر میں	اگر	چاہا	اللہ نے (تو)	امن میں ہونے والے ہوتے ہوئے

وَرَفَعَ	اَبَوَیۡهِ	عَلَی الۡعَرۡشِ	وَخَرُّوۡا	لَهٗ	سُجَّدًا
اور انہوں نے بلند کیا	اپنے والدین کو	تخت پر	اور وہ لوگ گر پڑے	ان کے لئے	سجدہ کرنے والے ہوتے ہوئے

وَقَالَ	یٰۤاَبَتِ	هٰذَا	تَاۡوِیۡلُ رُءۡیَایَ	مِنۡ قَبۡلُ	قَدۡ جَعَلَهَا
اور انہوں نے کہا	اے میرے والد	یہ	میرے خواب کی تعبیر ہے	اس سے پہلے (جو میں نے دیکھا)	بنادیا ہے اس کو

رَبِّیۡ	حَقًّا	وَقَدۡ اَحۡسَنَ	بِیۡۤ	اِذۡ	اَخۡرَجَنِیۡ	مِنَ السِّجۡنِ
میرے رب نے	سچ	اور اس نے احسان کیا ہے	مجھ پر	جب	اس نے نکالا مجھ کو	قید خانہ سے

وَجَآءَ بِکُمۡ	مِّنَ الۡبَدۡوِ	مِنۡۢ بَعۡدِ	اَنۡ	نَّزَغَ	الشَّیۡطٰنُ	بَیۡنِیۡ
اور وہ لایا آپ لوگوں کو	گاؤں سے	اس کے بعد	کہ	ناچاقی ڈالی	شیطان نے	میرے درمیان

وَبَیۡنَ اِخۡوَتِیۡ	اِنَّ	رَبِّیۡ	لَطِیۡفٌ	لِّمَا	یَشَآءُ
اور میرے بھائیوں کے درمیان	بیشک	میرا رب	غیر محسوس تدبیر کرنے والا ہے	اس کی جو	وہ چاہتا ہے

اِنَّهٗ	هُوَ الۡعَلِیۡمُ	الۡحَکِیۡمُ	رَبِّ	قَدۡ اٰتَیۡتَنِیۡ	مِنَ الۡمُلۡکِ
بیشک وہ	ہی جاننے والا ہے	حکمت والا ہے	اے میرے رب	تو نے دیا ہے مجھ کو	حکومت میں سے

وَعَلَّمۡتَنِیۡ	مِنۡ تَاۡوِیۡلِ الۡاَحَادِیۡثِ	فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ
اور تو نے علم دیا مجھ کو	خوابوں کی تعبیر میں سے	اے زمین اور آسمانوں کو وجود بخشنے والے

اَنۡتَ	وَلِیّٖ	فِی الدُّنۡیَا	وَالۡاٰخِرَةِ	تَوَفَّنِیۡ	مُسۡلِمًا
تو	میرا ولی ہے	دنیا میں	اور آخرت میں	تو وفات دے مجھ کو	فرمانبردار ہوتے ہوئے

1085 بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۱﴾	وَّ اَلْحِقْنِيْ
صالح لوگوں کے ساتھ	اور تو ملا دے مجھ کو

نوٹ۔1

بائبل کا بیان ہے کہ حضرت یعقوبؑ کے خاندان کے جو افراد مصر گئے وہ ۶۷ تھے۔ اس وقت حضرت یعقوبؑ کی عمر ۱۳۰ سال تھی اور اس کے بعد وہ مصر میں ۱۷ سال زندہ رہے۔ پھر جب تقریباً پانچ سو سال کے بعد وہ لوگ مصر سے نکلے تو لاکھوں کی تعداد میں تھے۔ بائبل میں ہے کہ خروج کے بعد دوسرے سال صحرائے سینا میں حضرت موسیٰؑ نے ان کی جو مردم شماری کرائی تھی اس میں صرف قابل جنگ مردوں کی تعداد = ۶۰۳،۵۵۰ اس کے معنی یہ ہیں کہ عورت، مرد، بچے سب ملا کر وہ کم از کم بیس لاکھ ہوں گے۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا کسی حساب سے پانچ سو سال میں ۶۸ آدمیوں کی اتنی اولاد ہو سکتی ہے؟ اس سوال پر غور کرنے سے ایک اہم حقیقت کا انکشاف ہوتا ہے۔ ظاہر بات ہے کہ پانچ سو سال میں ایک خاندان تو اتنا نہیں بڑھ سکتا لیکن بنی اسرائیل پیغمبروں کی اولاد تھے۔ حضرت یوسفؑ خود بھی پیغمبر تھے اور چار، پانچ صدی تک اقتدار انہیں لوگوں کے ہاتھ میں رہا۔ اس دوران یقیناً انہوں نے مصر میں اسلام کی تبلیغ کی ہوگی۔ اہل مصر میں سے جو لوگ اسلام لائے ہوں گے ان کا مذہب ہی نہیں بلکہ ان کا پورا طرز زندگی غیر مسلم مصریوں سے الگ اور بنی اسرائیل سے ہم رنگ ہو گیا ہوگا۔ مصریوں سے وہ سب ایسے ہی الگ ہو گئے ہوں گے جیسے ہندوستان میں ہندی مسلمان ہندوؤں سے الگ ہیں۔ ان کے اوپر اسرائیلی کا لفظ اسی طرح چسپاں کر دیا گیا ہو گا جس طرح غیر عرب مسلمانوں پر محمڈن کا لفظ آج چسپاں کیا جاتا ہے۔ اور وہ خود بھی دینی و تہذیبی روابط اور شادی بیاہ کے تعلقات کی وجہ سے غیر مسلم مصریوں سے کٹ کر بنی اسرائیل سے وابستہ ہو کر رہ گئے ہوں گے۔ پھر جب مصر میں قوم پرستی کا طوفان اٹھا تو مظالم صرف بنی اسرائیل ہی پر نہیں ہوئے بلکہ مصری مسلمان بھی ان کے ساتھ لپیٹ لئے گئے اور جب بنی اسرائیل نے ملک چھوڑا تو مصری مسلمان بھی ان کے ساتھ نکلے۔

ہمارے اس قیاس کی تائید بائبل کے متعدد اشارات سے ہوتی ہے۔ مثلاً خروج میں جہاں بنی اسرائیل کے مصر سے نکلنے کا حال بیان ہوا ہے بائبل کا مصنف کہتا ہے کہ ''ان کے ساتھ ایک ملی جلی گروہ بھی گئی'' (۱۲:۳۸)۔ اسی طرح گنتی میں وہ پھر کہتا ہے کہ ''جو ملی جلی اصطلاحیں استعمال ہونے لگیں۔ چنانچہ توراۃ میں حضرت موسیٰؑ کو جو احکام دیئے گئے ان میں ہم کو یہ تصریح ملتی ہے کہ ''تمہارے لئے اور اس پردیسی کے لئے جو تم میں رہتا ہے نسل در نسل سدا ایک ہی آئین رہے گا۔ خداوندی کے آگے پردیسی بھی ویسے ہی ہوں جیسے تم ہو۔ تمہارے لئے اور پردیسیوں کے لئے جو تمہارے ساتھ رہتے ہیں ایک ہی شرع اور ایک ہی قانون ہو (گنتی۔۱۵:۱۵۔۱۶)۔ ''جو شخص بے باک ہو کر گناہ کرے خواہ وہ دیسی ہو یا پردیسی وہ خداوند کی اہانت کرتا ہے۔ وہ شخص اپنے لوگوں میں سے کاٹ ڈالا جائے گا (گنتی۔ ۱۵:۳۰)۔ ''خواہ بھائی بھائی کا معاملہ ہو یا پردیسی کا تم ان کا فیصلہ انصاف کے ساتھ کرنا۔'' (استثناء۔۱:۲۱)

اب یہ تحقیق کرنا مشکل ہے کہ کتاب الٰہی میں غیر اسرائیلیوں کے لئے وہ اصل لفظ کیا استعمال کیا گیا تھا جسے ترجمہ کرنے والوں نے پردیسی بنا کر رکھ دیا۔ (تفہیم القرآن)

آیت نمبر (102 تا 108)

ترکیب

(آیت۔102) نُوْحِیْهِ کی ضمیر مفعولی ذٰلِكَ کے لئے ہے اگر اَنْۢبَآءِ کے لئے ہوتی تو ھَا کی ضمیر آتی۔ اَجْمَعُوْٓا میں شامل ھُمْ

1085
کی ضمیر فاعلی یوسفؑ کے بھائیوں کے لئے ہے۔(آیت۔105)۔اَیٌّ پر حرف جار ''ك'' داخل ہوا تو یہ كَاَيٍّ ہے جسے نون تنوین ظاہر کرکے كَاَيِّنْ لکھا گیا ہے اور یہ كَمْ خبریہ کا ہم معنی ہے۔فرق یہ ہے کہ كَمْ خبریہ مِنْ کے ساتھ بھی آتا ہے اور مِنْ کے بغیر بھی جبکہ كَاَيٍّ عام طور پر مِنْ کے ساتھ آتا ہے۔(آیت۔108)۔ایک امکان یہ ہے کہ عَلٰى بَصِيْرَةٍ کو اَدْعُوْا کا حال مانا جائے۔ ایسی صورت میں اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ کو اَدْعُوْا کی وضاحت مانا جائے گا۔دوسرا امکان یہ ہے اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ کو مبتدا مؤخر اور عَلٰى بَصِيْرَةٍ اس کی قائم مقام خبر مقدم مانا جائے۔ دونوں طرح کے ترجمے درست تسلیم کئے جائیں گے۔ ہم پہلے امکان کی ترجیح دیں گے۔

ترجمہ:

ذٰلِكَ	مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ	نُوْحِيْهِ	اِلَيْكَ ۚ	وَمَا كُنْتَ
یہ	غیب کی خبروں میں سے ہے	ہم وحی کرتے ہیں اس کو	آپؐ کی طرف	اور آپ نہیں تھے

لَدَيْهِمْ	اِذْ	اَجْمَعُوْٓا	اَمْرَهُمْ	وَ	هُمْ	يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۰۲﴾
ان کے پاس	جب	ان لوگوں نے اتفاق کیا	اپنے کام پر	اس حال میں کہ	وہ لوگ	خفیہ تدبیر کررہے تھے

وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ	وَلَوْ حَرَصْتَ	بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾	وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ
اور نہیں ہے لوگوں کی اکثریت	اور اگرچہ آپؐ شدید خواہش کریں	ایمان لانے والے	اور آپ نہیں مانگتے ان سے

عَلَيْهِ	مِنْ اَجْرٍ ۭ	اِنْ	هُوَ	اِلَّا	ذِكْرٌ	لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ ۧ
اس پر	کوئی بھی معاوضہ	نہیں ہے	یہ	مگر	ایک یاددہانی	تمام جہانوں کے لئے

وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ	فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	يَمُرُّوْنَ	عَلَيْهَا	وَ
اور کتنی ہی نشانیاں	آسمانوں اور زمین میں ہیں	یہ لوگ گزرتے ہیں	جن پر سے	اس حال میں کہ

هُمْ	عَنْهَا	مُعْرِضُوْنَ ﴿۱۰۵﴾	وَمَا يُؤْمِنُ	اَكْثَرُهُمْ	بِاللّٰهِ	اِلَّا
وہ لوگ	ان سے	اعراض کرنے والے ہوتے ہیں	اور ایمان نہیں لاتے	ان کے اکثر	اللہ پر	مگر

وَ	هُمْ	مُّشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۶﴾	اَفَاَمِنُوْٓا	اَنْ
اس حال میں کہ	وہ لوگ	شرک کرنے والے ہوتے ہیں	تو کیا وہ لوگ امن میں ہوگئے	(اس سے) کہ

تَاْتِيَهُمْ	غَاشِيَةٌ	مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ	اَوْ	تَاْتِيَهُمُ
پہنچے ان کے پاس	کوئی چھا جانے والی (آفت)	اللہ کے عذاب میں سے	یا	پہنچے ان کے پاس

السَّاعَةُ	بَغْتَةً	وَّ	هُمْ	لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۰۷﴾	قُلْ
وہ گھڑی (یعنی قیامت)	بے گمان	اس حال میں کہ	وہ لوگ	شعور نہ رکھتے ہوں	آپؐ کہہ دیجئے

هٰذِهٖ	سَبِيْلِيْٓ	اَدْعُوْٓا	اِلَى اللّٰهِ ۣ	عَلٰي بَصِيْرَةٍ	اَنَا	وَمَنِ
یہ	میرا راستہ ہے	میں بلاتا ہوں	اللہ کی طرف	دلیل پر قائم ہوں	میں (بھی)	اور وہ (بھی) جس نے

اتَّبَعَنِیؕ	وَسُبۡحٰنَ اللّٰهِ	وَمَاۤ اَنَا	مِنَ الۡمُشۡرِكِیۡنَ ﴿۱۰۸﴾
پیروی کی میری	اور پاکی اللہ کی ہے	اور میں نہیں ہوں	شرک کرنے والوں میں سے

نوٹ۔1

آیت۔۱۰۲ میں ہے کہ اکثر لوگ اللہ پر ایمان تو رکھتے ہیں لیکن اس کے ساتھ دوسروں کو شریک بھی کرتے ہیں۔ ابن کثیر نے فرمایا کہ اس ایت کے مفہوم میں وہ مسلمان بھی داخل ہیں جو ایمان کے باوجود مختلف قسم کے شرک میں مبتلا ہیں۔ ایک حدیث میں غیر اللہ کی قسم کھانے کو شرک فرمایا (بحوالہ ترمذی) ریاء کو بھی شرک اصغر فرمایا (بحوالہ مسند احمد) اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کے نام کی منت اور نیاز ماننا بھی باتفاق فقہاء اس میں داخل ہے۔ (منقول از معارف القرآن)

مذکورہ مسلمانوں کے علاوہ اس آیت میں بہت سے دیگر مذاہب کے لوگ بھی شامل ہیں کیونکہ تمام مذاہب میں اس کائنات کی ایک خالق اور مالک ہستی کو تسلیم کیا جاتا ہے۔ قریش مکہ بھی اللہ کو تو مانتے تھے۔ البتہ اس کے ساتھ پھر دوسروں کو شریک کرتے ہیں۔ (ترجمہ قرآن کیسٹ) حافظ احمد یار صاحب مرحوم کی اس بات کو مزید سمجھنے کے لئے آیت نمبر ۲/ ۶۲، نوٹ۔۱ کو دوبارہ دیکھ لیں۔

نوٹ۔2

آیت۔۱۰۸ میں وَمَنِ اتَّبَعَنِیۡ میں صحابہ کرامؓ بھی شامل ہیں اور ہر وہ شخص شامل ہیں جو قیامت تک رسول اللہ ﷺ کی دعوت کو لوگوں تک پہنچانے کی خدمت میں مشغول ہو۔ جو شخص رسول اللہ ﷺ کی پیروی کا دعویٰ کرے اس پر لازم ہے کہ وہ آپ ﷺ کی دعوت کو لوگوں میں پھیلائے اور قرآن مجید کی تعلیم کو عام کرے (معارف القرآن) یہ بات ظاہر ہے کہ ہر شخص کی ذمہ داری اور جوابدہی اس کے ظروف واحوال اور استعداد کے مطابق ہوگی۔

آیت نمبر (109 تا 111)

ترکیب:

(آیت۔۱۱۰) اَلرُّسُلُ کے بعد مِنۡهُمۡ محذوف ہے۔ وَظَنُّوۡۤا میں هُمۡ کی ضمیر فاعلی اَهۡلِ الۡقُرٰی یعنی رسولوں کے امتیوں کے لئے ہے جبکہ جَآءَهُمۡ میں هُمۡ کی ضمیر رسولوں کے لئے ہے (آیت۔۱۱۱) لَقَدۡ كَانَ میں كَانَ کا اسم عِبۡرَةٌ ہے۔ اس کی خبر محذوف ہے اور فِیۡ قَصَصِهِمۡ قائم مقام خبر مقدم ہے۔ مَا كَانَ کا اسم اس میں هُوَ کی ضمیر ہے اور حَدِیۡثًا اس کی خبر ہے۔ تَصۡدِیۡقَ سے پہلے كَانَ محذوف ہے اور تَصۡدِیۡقَ اس کی خبر ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ جبکہ تَفۡصِیۡلَ كُلِّ شَیۡءٍ هُدًی، رَحۡمَةً، یہ سب بھی اسی كَانَ کی خبر ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہیں۔

ترجمہ

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا	مِنۡ قَبۡلِكَ	اِلَّا	رِجَالًا	نُّوۡحِیۡۤ	اِلَیۡهِمۡ
اور نہیں بھیجا ہم نے	آپ ﷺ سے پہلے	مگر	کچھ ایسے مرد	ہم وحی کرتے تھے	جن کی طرف

مِّنۡ اَهۡلِ الۡقُرٰیؕ	اَفَلَمۡ یَسِیۡرُوۡا	فِی الۡاَرۡضِ	فَیَنۡظُرُوۡا	كَیۡفَ
بستیوں والوں میں سے	تو کیا ان لوگوں نے سیر نہیں کی	زمین میں	تا کہ وہ دیکھتے	کیسا

كَانَ	عَاقِبَةُ الَّذِیۡنَ	مِنۡ قَبۡلِهِمۡؕ	وَلَدَارُ الۡاٰخِرَةِ	خَیۡرٌ	لِّلَّذِیۡنَ
تھا	ان لوگوں کا انجام جو	ان سے پہلے تھے	اور یقینا آخرت کا گھر	بہترین ہے	ان کے لئے جنہوں نے

اتَّقَوۡاؕ	اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۰۹﴾	حَتّٰۤی	اِذَا	اسۡتَیۡـَٔسَ	الرُّسُلُ
تقویٰ کیا	تو کیا تم لوگ عقل سے کام نہیں لیتے	یہاں تک کہ	جب	مایوس ہوئے	رسول (لوگوں سے)

وَظَنُّوْٓا	اَنَّهُمْ	قَدْ كُذِبُوْا	جَآءَهُمْ	نَصْرُنَا	فَنُجِّيَ	1085 مَنْ
اور لوگوں نے گمان کیا	کہ ان سے	جھوٹ کہا گیا ہے	تو آئی ان کے پاس	ہماری مدد	پھر بچا لیا گیا	اس کو جس کو

نَّشَآءُ ۭ	وَلَا يُرَدُّ	بَاْسُنَا	عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝١١٠	لَقَدْ كَانَ
ہم نے چاہا	اور لوٹائی نہیں جاتی	ہماری سختی	جرم کرنے والے لوگوں سے	یقینا ہو چکی ہے

فِيْ قَصَصِهِمْ	عِبْرَةٌ	لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۭ	مَا كَانَ
ان لوگوں کا قصہ سنانے میں	ایک عبرت	عقل والوں کے لئے	یہ نہیں ہے

حَدِيْثًا	يُّفْتَرٰى	وَلٰكِنْ	تَصْدِيْقَ الَّذِيْ	بَيْنَ يَدَيْهِ
کوئی ایسی بات جو	گھڑی گئی	اور لیکن	(یہ ہے) تصدیق کرنا اسی کی جو	اس سے پہلے ہے

وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ	وَّهُدًى	وَّرَحْمَةً	لِّقَوْمٍ	يُّؤْمِنُوْنَ ۝١١١
اور ہر چیز کی تفصیل بیان کرنا ہے	اور ہدایت	اور رحمت	ایسے لوگوں کے لئے جو	ایمان لاتے ہیں

نوٹ۔1

آیت۔۱۰۹ سے معلوم ہوا کہ نبوت خواتین میں نہیں رہی۔ اس کی وضاحت آیت۔۵/ ۵، نوٹ۔۲ میں کی جا چکی ہے۔

نوٹ۔2

آیت۔۱۱۱ میں تَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ کا مطلب ہے ہر اس چیز کی تفصیل جو انسانوں کی ہدایت و رہنمائی کے لئے ضروری ہو۔ بعض لوگ اس سے دنیا بھر کی چیزوں کی تفصیل لے لیتے ہیں پھر ان کو یہ پریشانی لاحق ہوتی ہے کہ قرآن میں دوسرے علوم وفنون کے متعلق کوئی تفصیل نہیں ملتی۔ (تفہیم القرآن)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۃ الرّعد (13)

آیت نمبر (1 تا 4)

ص ن و

(x) ثلاثی مجرد سے فعل نہیں آتا۔

(افعال) اِصْنَآءً : درخت کا جڑ سے دو شاخیں نکالنا۔

صِنْوٌ : کسی درخت کی جڑ سے پھوٹنے والی مختلف شاخوں میں سے ہر ایک کو صِنْوٌ کہتے ہیں۔ تثنیہ صِنْوَانِ۔ جمع صِنْوَانٌ۔ زیر مطالعہ آیت۔4۔

ترکیب

(آیت۔۱) اَلْحَقُّ خبر معرفہ ہے۔ اس سے پہلے هُوَ محذوف ہے۔ (آیت۔2) تَرَوْنَهَا کی ضمیر مفعولی اَلسَّمٰوٰتِ کے لئے ہے۔

1085

ترجمہ

الٓمّٓرٰ قف	تِلْكَ	اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ط	وَالَّذِيْٓ	اُنْزِلَ	اِلَيْكَ
	یہ	کتاب کی آیات ہیں	اور جو	اتارا گیا	آپؐ کی طرف

مِنْ رَّبِّكَ	الْحَقُّ	وَلٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ①
آپ ﷺ کے رب (کی طرف) سے	(وہ ہی) حق ہے	اور لیکن	لوگوں کے اکثر	ایمان نہیں لاتے

اَللّٰهُ	الَّذِيْ	رَفَعَ	السَّمٰوٰتِ	بِغَيْرِ عَمَدٍ	تَرَوْنَهَا	ثُمَّ
اللہ	وہ ہے جس نے	بلند کیا	آسمانوں کو	ستونوں کے بغیر	تم لوگ دیکھتے ہو جن کو	پھر
اسْتَوٰى	عَلَى الْعَرْشِ	وَسَخَّرَ	الشَّمْسَ	وَالْقَمَرَ ط	كُلٌّ	يَّجْرِيْ
وہ قائم ہوا	عرش پر	اور اس نے مطیع کیا	سورج کو	اور چاند کو	سب	رواں ہیں

لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ط	يُدَبِّرُ	الْاَمْرَ	يُفَصِّلُ	الْاٰيٰتِ
ایک معین مدت کے لئے	وہ تدبیر کرتا ہے	تمام کاموں کی	وہ کھول کھول کر بیان کرتا ہے	نشانیوں کو

لَعَلَّكُمْ	بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ	تُوْقِنُوْنَ ②	وَهُوَ	الَّذِيْ	مَدَّ	الْاَرْضَ
شائد تم لوگ	اپنے رب کی ملاقات پر	یقین کرو	اور وہ	وہ ہے جس نے	پھیلایا	زمین کو
وَجَعَلَ	فِيْهَا	رَوَاسِيَ	وَاَنْهٰرًا ط	وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ	جَعَلَ	فِيْهَا
اور اس نے بنایا	اس میں	پہاڑوں کو	اور نہروں کو	اور سب پھلوں میں سے	اس نے بنایا	ان میں
زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ	يُغْشِي	الَّيْلَ	النَّهَارَ ط	اِنَّ	فِيْ	لَاٰيٰتٍ
دو جوڑے	وہ ڈھانپتا ہے	رات سے	دن کو	بیشک	اس میں	یقیناً نشانیاں ہیں

لِّقَوْمٍ	يَّتَفَكَّرُوْنَ ③	وَفِي الْاَرْضِ	قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ	وَّجَنّٰتٌ
ایسے لوگوں کے لئے جو	سوچ بچار کرتے ہیں	اور زمین میں	باہم متصل قطعات ہیں	اور باغات ہیں

مِّنْ اَعْنَابٍ	وَّزَرْعٌ	وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ	وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ	يُّسْقٰى
انگوروں میں سے	اور کھیتی ہے	اور ایک جڑ سے کئی شاخوں والے کھجور ہیں	اور کئی بغیر شاخوں والے ہیں	ان کو پلایا جاتا ہے

بِمَآءٍ وَّاحِدٍ قف	وَنُفَضِّلُ	بَعْضَهَا	عَلٰى بَعْضٍ	فِي الْاُكُلِ ط
ایک (ہی) پانی	اور (پھر) ہم فضیلت دیتے ہیں	ان کے بعض کو	بعض پر	پھلوں (کے ذائقے) میں

اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيٰتٍ	لِّقَوْمٍ	يَّعْقِلُوْنَ ④
بیشک	اس میں	یقیناً نشانیاں ہیں	ایسے لوگوں کے لئے جو	عقل استعمال کرتے ہیں

نوٹ۔1

آیت۔۳ میں اس حقیقت کی نشاندہی کی گئی ہے کہ اس کائنات کے ہر گوشہ میں، ہر چیز میں، آسمان اور زمین میں، 1085 سورج اور چاند، رات اور وغیرہ میں جس طرح کا تضاد اور پھر ساتھ ہی جس طرح کی موافقت پائی جاتی ہے وہ صاف صاف شہادت ہے کہ یہ کائنات مختلف دیوتاؤں کی رزم گاہ نہیں ہے بلکہ اس پر ایک ہی قادر مطلق کا ارادہ کارفرما ہے۔ مِنْ الثَّمَرٰتِ کے الفاظ سے تضاد اور موافقت کے اس قانون کی ہمہ گیری کی طرف اشارہ ہے کہ جس شب و روز کے اندر یہ قانون کارفرما ہے۔ اسی طرح ایک ایک پھل اور ایک ایک دانے کے اندر بھی کارفرما ہے، خواہ انسان کو اس کا علم ہو یا نہ ہو۔ گندم کے ایک دانے کو دیکھیں تو وہ بھی دو حصوں میں منقسم نظر آتا ہے، تاہم دونوں میں پوری وابستگی اور پیوستگی پائی جاتی ہے۔ کائنات کے ہر گوشہ کی یہ شہادت اس حقیقت کی طرف اشارہ کر رہی ہے کہ یہ دنیا بھی تنہا نہیں ہے بلکہ اس کا بھی جوڑا ہے، اور وہ ہے آخرت۔ اپنے اس جوڑے کے ساتھ مل کر ہی یہ اپنی غایت کو پہنچتی ہے ورنہ اس کا وجود بے مقصد ہو کر رہ جاتا ہے۔ (تدبر قرآن)

ترجمہ:

وَاِنْ	تَعْجَبْ	فَعَجَبٌ	قَوْلُهُمْ	ءَ	اِذَا	كُنَّا	تُرٰبًا
اور اگر	آپ تعجب کریں	تو تعجب کے قابل	ان کا یہ قول ہے کہ	کیا	جب	ہم ہو جائیں گے	مٹی

ءَ	اِنَّا	لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۬ ۭ	اُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
(تو) کیا	ہم	نئے سرے سے پیدا ہوں گے	وہ لوگ ہیں	جنہوں نے	انکار کیا

بِرَبِّهِمْ ۚ	وَاُولٰٓئِكَ	الْاَغْلٰلُ	فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ ۚ	وَاُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ
اپنے رب کا	اور وہ ہیں (کہ)	طوق ہیں	ان کی گردنوں میں	اور وہ لوگ	آگ والے ہیں

هُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ ۝٥	وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ	بِالسَّيِّئَةِ
وہ	اس میں	ہمیشہ رہنے والے ہیں	اور وہ لوگ جلدی مانگتے ہیں آپؐ سے	برائی کو

قَبْلَ الْحَسَنَةِ	وَ	قَدْ خَلَتْ	مِنْ قَبْلِهِمُ	الْمَثُلٰتُ ۭ
بھلائی سے پہلے	حالانکہ	گزر چکی ہیں	ان سے پہلے	عبرتناک سزائیں

وَاِنَّ	رَبَّكَ	لَذُوْ مَغْفِرَةٍ	لِّلنَّاسِ	عَلٰي ظُلْمِهِمْ ۚ	وَاِنَّ
اور بیشک	آپؐ کا رب	یقیناً مغفرت والا ہے	لوگوں کے لئے	ان کے ظلم کے باوجود	اور بیشک

رَبَّكَ	لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝٦	وَيَقُوْلُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لَوْلَآ
آپؐ کا رب	سخت سزا دینے والا ہے	اور کہتے ہیں	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	کیوں نہیں

اُنْزِلَ	عَلَيْهِ	اٰيَةٌ	مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ	اِنَّمَآ	اَنْتَ	مُنْذِرٌ
اتاری گئی	ان پر	کوئی نشانی	اُن کے رب (کی طرف) سے	کچھ نہیں سوائے اس کے کہ	آپؐ	خبردار کرنے والے ہیں

وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۷	اَللّٰهُ	يَعْلَمُ	مَا	تَحْمِلُ	1085 كُلُّ اُنْثٰى
اور ہر قوم کے لئے ایک ہدایت دینے والا ہے	اللہ	جانتا ہے	اس کو جو	اٹھاتی ہے	ہر مونث

وَمَا	تَغِيْضُ	الْاَرْحَامُ	وَمَا	تَزْدَادُ	وَكُلُّ شَيْءٍ	عِنْدَهٗ
اور اس کو جو	سکڑتی ہیں	بچہ دانیاں	اور اس کو جو	وہ بڑھاتی ہیں	اور ہر چیز	اس کے پاس

بِمِقْدَارٍ ۸	عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ	الْكَبِيْرُ	الْمُتَعَالِ ۹
ایک معین اندازہ سے ہے	(وہ) ظاہر اور پوشیدہ کا جاننے والا ہے	جو سب سے بڑا ہے	جو سب سے بلند ہے

نوٹ۔1

آیت۔۵ میں ہے کہ ان کی گردنوں میں طوق ہیں۔ گردن میں طوق ہونا قیدی ہونے کی علامت ہے۔ ان کی گردنوں میں طوق ہونے کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ اپنی جہالت، ہٹ دھرمی، خواہشات نفس اور آباؤ اجداد کی اندھی تقلید کے اسیر بنے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ آزادانہ غور و فکر نہیں کر سکتے۔ ان کو ان کی تعصّبات نے جکڑ رکھا ہے۔ (تفہیم القرآن)

نوٹ۔2

آیت۔۷ میں جو یہ ارشاد ہے کہ ہر قوم کے لئے ایک ہادی ہے، اس سے ثابت ہوا کہ کوئی قوم اور کوئی خطہ ملک اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے اور ہدایت کرنے والوں سے خالی نہیں ہو سکتا، خواہ وہ نبی ہو یا اس کے قائم مقام نبی کی دعوت کو پھیلانے والا ہو۔ جیسا سورۃ یٰسین میں نبیکی طرف سے کسی قوم کی طرف دو شخصوں کو دعوت و ہدایت کے لئے بھیجنے کا ذکر ہے، جو خود نبی نہیں تھے اور پھر تیسرے آدمی کو ان کی تائید کے لئے بھیجنا مذکورہ ہے۔ اس لئے اس آیت سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہندوستان میں بھی کوئی نبی و رسول پیدا ہوا ہو۔ البتہ دعوت کو پہنچانے والے علماء کا یہاں آنا بھی ثابت ہے اور پھر یہاں ایسے ہادیوں کا پیدا ہونا سب کو معلوم ہے۔ (معارف القرآن)

آیت نمبر (10 تا 15)

س ر ب

(ن) سُرُوْبًا — پانی کا جاری ہونا۔ گھستے چلے جانا۔

(س) سَرَبًا — پانی کا برتن سے بہہ نکلنا۔ نشیب میں اترنا۔ ﴿فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا﴾ (18/ الکھف:61) ''تو اس نے یعنی مچھلی نے بنایا اپنا راستہ پانی میں، نشیب میں گھستے ہوئے۔''

سَارِبٌ — اسم الفاعل ہے۔ بہنے والا۔ چلنے پھرنے والا۔ زیر مطالعہ آیت۔۱۰

سَرَابٌ — بہتے پانی کی طرح نظر آنے والی ریت۔ دھوکہ۔ فریب ﴿اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۢ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً﴾ (24/ النور:39) ''ان کے اعمال ایک چمکتی ریت کی مانند ہیں پیاسا اس کو گمان کرتا ہے پانی۔''

م ح ل

(ف۔س) مِحَالًا — کسی کے خلاف تدبیر کرنا۔ زیر مطالعہ آیت۔13

ترکیب

(آیت۔۱۱) لَهٗ يَدَيْهِ اور خَلْفِهٖ کی ضمیریں گذشتہ آیت میں مَنْ کے لئے ہیں۔ مُعَقِّبٰتٌ صفت ہے۔ اس کا موصوف مَلٰٓئِكَةٌ محذوف ہے۔ يَحْفَظُوْنَهٗ کی ضمیر فاعلی هُمْ مَلاَئِكَه کے لئے ہے۔ یہ مونث غیر حقیقی ہے اس لئے مذکر کا صیغہ بھی جائز ہے۔

(آیت۔12) خَوْفًا اور طَمَعًا حال نہیں بن سکتے اس لئے یہاں یہ مفعول لَہٗ ہیں۔ (آیت۔14) اگر وَالَّذِيْنَ کو يَدْعُوْنَ کا فاعل مانیں تو اس کا مفعول محذوف مانا جائے گا اور لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ کی ضمیر فاعلی، مفعول محذوف کے لئے ہوگی۔ دوسری صورت یہ ہے کہ وَالَّذِيْنَ کو مفعول مقدم مانا جائے۔ ایسی صورت میں يَدْعُوْنَ کا فاعل اس کی ضمیر فاعلی ہوگی اور لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ کی ضمیر فاعلی وَالَّذِيْنَ کے لئے ہوگی۔ ترجمہ میں ہم دوسری صورت کو ترجیح دیں گے۔

ترجمہ:

سَوَآءٌ	مِّنْكُمْ	مَّنْ	اَسَرَّ	الْقَوْلَ	وَمَنْ	جَهَرَ	بِهٖ
(اس کے علم میں) برابر ہے	تم لوگوں میں سے	وہ جس نے	چھپایا	بات کو	اور وہ جس نے	ظاہر کیا	اس کو

وَمَنْ هُوَ	مُسْتَخْفٍۢ	بِالَّيْلِ	وَسَارِبٌۢ	بِالنَّهَارِ ⑩	لَهٗ
اور وہ جو	چھپ جائے	رات میں	اور جو چلے پھرے	دن میں	اس کے لئے ہیں

مُعَقِّبٰتٌ	مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ	وَمِنْ خَلْفِهٖ	يَحْفَظُوْنَهٗ
پہرہ دینے والے (فرشتے)	اس کے سامنے سے	اور اس کے پیچھے سے	وہ حفاظت کرتے ہیں اس کی

مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا يُغَيِّرُ	مَا بِقَوْمٍ	حَتّٰى	يُغَيِّرُوْا
اللہ کے حکم سے	بیشک	اللہ	نہیں بدلتا	کسی قوم کی (اچھی) حالت کو	یہاں تک کہ	وہ لوگ نہ بدلیں

مَا	بِاَنْفُسِهِمْ ؕ	وَاِذَآ	اَرَادَ	اللّٰهُ	بِقَوْمٍ	سُوْٓءًا
اس کو جو	ان کے جیوں میں ہے	اور جب بھی	ارادہ کرتا ہے	اللہ	کسی قوم سے	کسی برائی کا

فَلَا مَرَدَّ	لَهٗ ۚ	وَمَا لَهُمْ	مِّنْ دُوْنِهٖ	مِنْ وَّالٍ ⑪
تو کوئی بھی لوٹانے کی جگہ (یعنی امکان) نہیں ہے	اس کو	اور نہیں ہے ان کے لئے	اس کے علاوہ	کوئی بھی حمایتی

هُوَ	الَّذِيْ	يُرِيْكُمُ	الْبَرْقَ	خَوْفًا	وَّطَمَعًا	وَّيُنْشِئُ
وہ	وہ ہے جو	دکھاتا ہے تم لوگوں کو	بجلی کی چمک	خوف کے لئے	اور امید کے لئے	اور وہ اٹھاتا ہے

السَّحَابَ الثِّقَالَ ⑫ ۚ	وَيُسَبِّحُ	الرَّعْدُ	بِحَمْدِهٖ	وَالْمَلٰٓئِكَةُ
بھاری بادلوں کو	اور تسبیح کرتی ہے	بادل کی گرج	اس کی حمد کے ساتھ	اور فرشتے (بھی)

مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ	وَيُرْسِلُ	الصَّوَاعِقَ	فَيُصِيْبُ بِهَا	مَنْ	يَّشَآءُ
اس کے خوف سے	اور وہ بھیجتا ہے	بجلیاں	پھر وہ گراتا ہے ان کو	جس پر	وہ چاہتا ہے

وَ	هُمْ	يُجَادِلُوْنَ	فِي اللّٰهِ ۚ	وَهُوَ	شَدِيْدُ الْمِحَالِ ؕ⑬	لَهٗ
اس حال میں کہ	وہ لوگ	مناظرہ کرتے ہیں	اللہ کے بارے میں	اور وہ	زبردست قوت والا ہے	اس کے لئے ہی ہے

دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ	وَالَّذِیْنَ	یَدْعُوْنَ	مِنْ دُوْنِهٖ	لَا یَسْتَجِیْبُوْنَ	1085 لَهُمْ
حق کی پکار	اور جن لوگوں کو	یہ لوگ پکارتے ہیں	اس کے علاوہ	وہ کام نہیں آتے	ان کے

بِشَیْءٍ	اِلَّا	كَبَاسِطِ كَفَّیْهِ	اِلَی الْمَآءِ
کچھ بھی	مگر	جیسے کسی نے پھیلائے دونوں ہاتھ	پانی کی طرف

لِیَبْلُغَ	فَاهُ	وَ	مَا	هُوَ	بِبَالِغِهٖ ؕ	وَمَا	دُعَآءُ الْكٰفِرِیْنَ
کہ آ پہنچے	اس کے منہ تک	حالانکہ	نہیں ہے	وہ	پہنچنے والا اس کو	اور نہیں ہے	کافروں کی دعا

اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ⑭	وَلِلّٰهِ	یَسْجُدُ	مَنْ	فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
مگر گمراہی میں (یعنی بے اثر)	اور اللہ کے لئے ہی	سجدہ کرتے ہیں	وہ جو	زمین اور آسمانوں میں ہیں

طَوْعًا	وَّ كَرْهًا	وَّظِلٰلُهُمْ	بِالْغُدُوِّ	وَالْاٰصَالِ ⑮ السجدۃ
تابعدار ہوتے ہوئے	اور ناپسند کرتے ہوئے	اور ان کے سائے (بھی)	صبح میں	اور شام میں

آیت نمبر (16 تا 17)

س ی ل

(ض) سَیْلًا پانی کا بہہ نکلنا۔ زیر مطالعہ آیت۔ 17۔

سَیْلٌ اسم ذات بھی ہے۔ بہتا پانی۔ سیلاب۔ زیر مطالعہ آیت۔ 17۔

(افعال) اِسَالَةً رقیق چیز کو بہانا۔ جمی ہوئی چیز کو پگھلانا۔ ﴿وَاَسَلْنَا لَهٗ عَیْنَ الْقِطْرِ﴾ (34/سبا:12) ''اور ہم نے پگھلایا ان کے لئے تانبے کے چشمے کو''۔

ز ب د

(ض) زَبْدًا دودھ کا مکھن نکالنا۔ پانی کا جھاگ نکالنا۔

زَبَدٌ اسم ذات ہے۔ دھاتوں کا میل۔ پانی کا جھاگ۔ زیر مطالعہ آیت۔ 17

ج ف ء

(ف) جَفْئًا ہانڈی کا ابل کر کناروں سے بہہ نکلنا۔ کسی چیز کا رائیگاں جانا۔ بے فائدہ ہو جانا۔

جُفَاءٌ فُعَالٌ کے وزن پر صفت ہے۔ بے فائدہ۔ رائیگاں۔ زیر مطالعہ آیت۔ 17

م ک ث

(ن) مَكْثًا کسی جگہ رکنا۔ ٹھہرنا۔ زیر مطالعہ آیت۔ 17

مُكْثٌ اسم فعل ہے۔ رکنے کا عمل۔ ٹھہراؤ۔ ﴿لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ﴾ (17/بنی اسرائیل:106) ''تاکہ آپ ﷺ پڑھ کر سنائیں اسے لوگوں کو ٹھہراؤ پر یعنی رک رک کر۔''

مَاكِثٌ اسم الفاعل ہے۔ رکنے والا۔ ٹھہرنے والا۔ ﴿مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ۝٣﴾ (18/الکہف:3) ''ٹھہرنے والے ہیں اس میں ہمیشہ۔''

ترجمہ

قُلْ	مَنْ	رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	قُلِ اللّٰهُ	قُلْ	اَفَاتَّخَذْتُمْ
آپؐ کہئے	کون	زمین اور آسمان کا رب ہے	آپؐ کہئے (وہ) اللہ ہی ہے	آپؐ کہئے	تو کیا تم لوگوں نے بنائے

مِّنْ دُوْنِهٖٓ	اَوْلِيَآءَ	لَا يَمْلِكُوْنَ	لِاَنْفُسِهِمْ	نَفْعًا	وَّلَا ضَرًّا
اس کے علاوہ	کچھ ایسے کارساز	جو مالک نہیں ہیں	اپنی جانوں کے لئے (بھی)	کسی نفع کے	اور نہ ہی کسی نقصان کے

قُلْ	هَلْ	يَسْتَوِي	الْاَعْمٰى	وَالْبَصِيْرُ	اَمْ	هَلْ	تَسْتَوِي	الظُّلُمٰتُ
آپؐ کہئے	کیا	برابر ہوتا ہے	اندھا	اور دیکھنے والا	یا	کیا	برابر ہوتے ہیں	اندھیرے

وَالنُّوْرُ	اَمْ	جَعَلُوْا	لِلّٰهِ	شُرَكَآءَ	خَلَقُوْا
اور نور	یا	ان لوگوں نے بنایا	اللہ کے لئے	کچھ ایسے شریک	جنہوں نے پیدا کیا

كَخَلْقِهٖ	فَتَشَابَهَ	الْخَلْقُ	عَلَيْهِمْ	قُلِ	اللّٰهُ
اس کی مخلوق کی مانند	پھر باہم ملتی جلتی ہوگئیں	تمام مخلوقیں	ان پر	آپؐ کہئے	اللہ

خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ	وَّهُوَ	الْوَاحِدُ	الْقَهَّارُ ۝١٦	اَنْزَلَ	مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً
ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے	اور وہ	واحد ہے	زبردست ہے	اس نے اتارا	آسمان سے	پانی

فَسَالَتْ	اَوْدِيَةٌ	بِقَدَرِهَا	فَاحْتَمَلَ	السَّيْلُ	زَبَدًا رَّابِيًا
تو بہہ نکلیں	وادیاں	اپنے اندازے (یعنی گنجائش) کے مطابق	تو اوپر لے آیا	سیلاب	جھاگ پھولا ہوا

وَمِمَّا	يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ	فِي النَّارِ	ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ
اور جن چیزوں کو	وہ لوگ تپاتے ہیں	آگ میں	زیور بنانے کی غرض سے

اَوْ مَتَاعٍ	زَبَدٌ	مِّثْلُهٗ	كَذٰلِكَ	يَضْرِبُ	اللّٰهُ	الْحَقَّ
یا کسی سامان (بنانے کی غرض سے)	(اس میں) جھاگ ہے	ایسا ہی	اس طرح	بیان کرتا ہے	اللہ	حق کو

وَالْبَاطِلَ	فَاَمَّا	الزَّبَدُ	فَيَذْهَبُ	جُفَآءً	وَاَمَّا	مَا	يَنْفَعُ
اور باطل کو	سو وہ	جھاگ تو	جاتا رہتا ہے	نکما ہوکر	اور وہ	جو	نفع دیتا ہے

النَّاسَ	فَيَمْكُثُ	فِي الْاَرْضِ	كَذٰلِكَ	يَضْرِبُ	اللّٰهُ	الْاَمْثَالَ ۝١٧
لوگوں کو	تو وہ رہ جاتا ہے	زمین میں	اس طرح	بیان کرتا ہے	اللہ	مثالوں کو